بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۲ جمعرات یکم شعبان ۱۴۰۴ھ ۳ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ۳ مئی ۱۹۸۴ء / ۱۰۲

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۲ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

● میری اہلیہ صاحبہ سماۃ امۃ الرحیم عرصہ ایک سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ بلڈ پریشر اور شوگر کی عام شکایت ہے پچھلے سال ماہ مئی میں جب یہ دو بیماریاں زور پکڑ گئی تھیں تو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ان کو چند دن ہسپتال میں رہنا پڑا تھا۔ آج کل پھر یہی دو بیماریاں زور پکڑ گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق پھر ان کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کر دیا ہے۔ سو قارئین اخبار سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو شفا دے۔

(روشن الدین احمد واقف زندگی
دفتر نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

— ● مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) تحریک جدید تا حال علیل ہیں اور طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ آپ مزید چیک اپ اور علاج کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے جہاں ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ان کا دو تین ہفتے قیام ہوگا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

— ● مکرم چوہدری احمد دین صاحب ابن مکرم چوہدری غلام علی صاحب چک نمبر ۱۰۱ ضلع ملتان کا نکاح ہمراہ مکرمہ صدیقہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب شاہد بعوض مبلغ ۱۵ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء بعد نماز عصر البیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے پڑھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس موقع پر تشریف فرما تھے۔ حضور نے از راہ شفقت دعا میں شمولیت کی۔ مورخہ ۴ مارچ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جہاں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ میں وکلائے تحریک جدید اور دیگر احباب نے شمولیت کی۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اللہ بخش شاہد ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جبتک کہ دم میں دم ہے
کیونکر ہو حمد تیری کب طاقت قلم ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے کہ تجھکو جانا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

احقر کو میرے پیارے اک دم نہ دور کرنا
بہتر ہے زندگی سے تیرے حضور مرنا
واللہ خوشی سے بہتر غم سے ترے گزرنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کر لو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

فکروں سے دل حزیں ہے جاں درد سے قریں ہے
جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے
سر غم سے دور رکھنا تو رب عالمیں ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا
خود میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

تو ہے جو پالتا ہے ہر دم سنبھالتا ہے
غم سے نکالتا ہے دردوں کو ٹالتا ہے
کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرباں ہیں تجھ پہ سارے جو ہیں مرے پیارے
احساں ہیں تیرے بھارے گن گن کے ہم تو ہارے
دل خوں ہے غم کے مارے کشتی لگا کنارے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے ہوں میں منور میرا تو تو قمر ہے
تجھ پر مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

جب تجھ سے دل لگایا سو سو ہے غم اٹھایا
تن خاک میں ملایا جاں پر وبال آیا
پر شکر اے خدایا جاں تجھ کو کے تجھ کو پایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

دیکھا ہے تیرا منہ جب چمکا ہے ہم پہ کوکب
مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب
تیرے کرم سے یارب میرا بر آیا مطلب
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

منقول از محمود کی آمین مطبوعہ جولائی ۱۸۹۱ء درثمین

زکوٰۃ ادا کر کے اپنے اموال میں اضافہ کیجئے!

(ناظر بیت المال۔ آمد)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم شعبان ۱۴۰۴ھ

۳ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

شاہراہِ ترقی پر گامزن رہنے کا ایک زریں اصول

اللہ تعالیٰ نے اُس کا عبد بننے کو انسانی زندگی کا منتہائے مقصود قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات ۵۷) یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں میرے عبادت گزار بنیں۔ اُس نے اس منتہائے مقصود کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے اور پھر ان حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں اس نے ایسے تفصیلی احکام دیئے ہیں اور اوامر و نواہی کو پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان کر کے قدم قدم پر ایسی ہمہ گیر راہ نمائی فرمائی ہے کہ ایک انسان کے لئے بشرطیکہ وہ عزم و ارادہ اور عقد ہمت کے اوصاف سے پوری طرح متصف ہو زندگی کی غرض و غایت کو پورا کر دکھانا چنداں مشکل نہیں رہتا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کی غرض و غایت اور منتہائے مقصود کو واضح کرنے اور اس منتہائے مقصود تک پہنچانے والے جادۂ عمل کو متعین کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اس نے بعض نہایت پُر حکمت احتیاطیں بھی بیان فرمائی ہیں اور مقصد ان احتیاطوں کا یہ ہے کہ ان کو ملحوظ رکھنے کے نتیجہ میں انسان مقررہ جادۂ عمل سے بھٹک نہ سکے اور کبھی کسی غفلت یا سستی کی وجہ سے کسی لغزش کا ارتکاب ہونے لگے تو وہ فوراً سنبھل جائے اور دوبارہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر صحیح خطوط پر اپنی جدوجہد کو جاری رکھ سکے۔ یہ احتیاطیں بھی اپنی نوعیت اور افادیت کے اعتبار سے اتنی ہی اہم ہیں جتنا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق بنیادی احکام۔ ان کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر فی الوقت ہم ایک خاص احتیاط پر روشنی ڈال کر اس کی ہمہ گیر اثر انگیزی اور کارفرمائی کو واضح کرتے ہیں۔ یہ خاص احتیاط شاہراہ ترقی پر گامزن رہنے کے ایک زریں اصول کی حیثیت رکھتی ہے۔

وہ نہایت ضروری اور اہم احتیاط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ تلقین فرمائی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کی خاطر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کا خاص اہتمام کریں وہاں اس نے اس امر پر بھی کچھ کم زور نہیں دیا ہے کہ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال پر ہرگز نازاں نہ ہوں بلکہ ہر وقت یہ محاسبہ کرتے رہیں کہ آیا اعمال و کردار کے لحاظ سے ان کا قدم صحیح سمت میں اٹھ رہا ہے یا نہیں۔ اس نے واضح کیا ہے کہ نفس کا یہ محاسبہ ہر شخص کو اس کی غلطی یا کوتاہی پر ٹوکتا اور خبردار کرتا رہے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اس غلطی اور اس کے بُرے اثرات سے محفوظ رہتے ہوئے تعلق باللہ میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا اور اس کے بھٹکنے یا گمراہ ہونے کا کبھی سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف اس نے برائیوں سے بچنے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کی نہایت زوردار الفاظ میں بار بار تلقین فرمائی ہے اور دوسری طرف ساتھ کے ساتھ نفس کا محاسبہ کرنے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ محاسبہ نفس کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(الحشر آیت ۱۹-۲۰)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیئے کہ ہر جان (ہر آن) اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ سو اللہ نے بھی انکو اپنی جانوں کا فائدہ بھلا دیا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اور ساتھ ہی فرمایا ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک کی نگاہ ہر آن اس بات پر رہے کہ اس کے موجودہ اعمال و افعال کیا ہیں اور مستقبل میں ان کا کیا نتیجہ ظاہر ہونے والا ہے اسی کا نام محاسبہ نفس ہے یعنی ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور دیکھتا رہے کہ وہ اعمال و افعال کے لحاظ سے اپنے لئے آگے کیا بھیج رہا ہے اور اس کا کیا انجام ہونے والا ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ نے نفس کا محاسبہ نہ کرنے کے بُرے نتائج اور خطرناک انجام سے ڈرایا ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ اس احتیاط سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ بالآخر خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اور اپنے نفع و نقصان کو بھلا بیٹھتے ہیں اور بے راہ روی اختیار کر کے خدا کی اطاعت سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ان کے سابقہ اعمال بھی حبط ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے محاسبہ نفس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مستقبل کی فکر کرنے اور ایسے اعمال بجا لانے کی تلقین فرمائی ہے کہ جس کے نتیجہ میں وہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہتے ہوئے اپنی زندگی کے اصل اور حقیقی مقصد میں کامیاب ہو سکیں اور ساتھ ہی اس نے محاسبہ نفس سے کام لیتے ہوئے اپنی موجودہ اور آئندہ زندگیاں سنوارنے والوں کو کامیابی کی بشارت دی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۲۲۴)

ترجمہ:۔ اور اپنے لئے کچھ آگے بھیجو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم اس کے روبرو پیش ہونے والے ہو۔ اور (اے رسول) تو ایمان والوں کو (جو پہلے ہی سے آئندہ کا فکر رکھنے والے ہیں) خوشخبری دے۔

اس آیت میں قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ سے مراد یہی ہے کہ ابھی سے اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے جائزہ لیتے رہو کہ تم اپنی آئندہ زندگی کو سنوارنے کے لئے فی الوقت کیا اعمال بجا لا رہے ہو۔ ایسے لوگوں کو جو پہلے سے ہی آئندہ کی فکر رکھنے والے ہوں خدا نے بشارت دی ہے کہ وہ بہرحال کامیاب ہوں گے اور جب قیامت کے روز اپنے مولیٰ کے روبرو پیش ہوں گے تو انہیں کسی قسم کی خجالت اور شرمندگی اٹھانی نہیں پڑے گی بلکہ وہ یہ دیکھ کر کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے خوش ہوں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ محاسبۂ نفس شاہراہ ترقی پر گامزن رہنے کے لئے ایک زریں اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ جن قوموں کے افراد ہر آن اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہتے ہیں وہ اپنی غلطیوں یا کمزوریوں سے آگاہ ہو کر ساتھ کے ساتھ ان کی اصلاح کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اس طرح ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی قسط

مُقدّس روایات

محترم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب۔ امریکہ

پیش لفظ:

فخرِ موجودات، سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اپنے صحابہ کرامؓ کو بڑی دلچسپ باتیں اور قصے اور اخلاقی اصول سنایا کرتے تھے۔ تاکہ نیکی کی تلقین ہوتی رہے۔ ان میں گزشتہ قوموں کے قصے، پیشگوئیاں، عملی زندگی کی دلچسپ اور سبق آموز حکایات شامل ہوتی تھیں۔ یہ مقدس روایات علم کا ایک انتہائی نادر خزانہ ہیں

حضرت امام بخاریؒ نے اپنی تصنیف میں کتاب الانبیاء کے آخر میں کچھ روایات بیان کی ہیں۔ لیکن فرمودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اتنے ہیں کہ جتنا بھی کوئی چاہے ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حظ اٹھا سکتا ہے اور اپنے ایمان کو تازہ کر سکتا ہے۔

اس جگہ جن روایات کا ذکر ہے وہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تصنیف لطیف "شرح جامع صحیح مسند بخاری" سے اخذ کردہ ہیں۔

(۱)

حُلیہ مبارک:

پاک محمد مصطفیٰؐ، نبیوں کے سردار میانہ قد و قامت کے تھے۔ نہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے۔ چہرہ مبارک چاند کی طرح گول اور چمکدار۔ گورے رنگ کے نہ بالکل سفید نہ بالکل گندمی۔ سڈول جسم۔ نہ فربہ۔ نہ لاغر۔ ہتھیلیاں نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار۔ سینہ کشادہ۔ خوشی کے وقت چہرہ ایسے چمکتا کہ چاند کا ایک ٹکڑا ہو۔ نقش و نگار نکھرے ہوئے روشن اور باوقار۔ چہرے سے خوشی و غمی۔ رضامندی یا ناراضی کا اثر پہچانا جاتا تھا۔ آنکھیں شرمیلی اور پُرحیا۔ سر کے بال سیدھے قدرے خمدار۔ نہ گھنے نہ گھنگریالے رنگ سیاہ لیکن خوشبو استعمال کرنے کی وجہ سے کچھ بال سرخ نظر آتے تھے۔ ساٹھ سال کی عمر میں کوئی کوئی بال بھی سفید تھا۔ ڈاڑھی کے بال گھنے نہیں تھے۔ سر اور ڈاڑھی میں گنتی کے چند بال سفید تھے۔ دونوں کنپٹیوں میں تھوڑی تھوڑی سی سفیدی تھی۔ عام طور پر بال اتنے لمبے تھے کہ کان کی لو کو چھوتے اور کبھی کبھی نہ کٹوانے کی صورت میں گردن تک۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنایا کہ ایک دفعہ تین شخص جا رہے تھے اور یہ پرانے زمانے کی بات ہے۔ ابھی ان کا سفر جاری تھا کہ بارش شروع ہو گئی اور یہ بارش اتنی زیادہ تھی کہ انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ لیکن ایک بھاری پتھر لڑھک کر غار کے منہ پر آ گیا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ اور ان لوگوں کا باہر نکلنا مشکل ہو گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ اللہ کی قسم تمہیں صرف اخلاص ہی نجات دے سکتا ہے۔ اس لئے تم میں سے ہر ایک شخص نے جو اخلاص سے کام کیا ہے اس کے توسل سے دعا کرے تو ان میں سے ایک نے یوں دعا کی:۔

"اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرا ایک مزدور تھا جس نے میرے لئے ایک فرق چاولوں کی اجرت پر کام کیا۔ پھر وہ چلا گیا اور چاول چھوڑ دیئے اور نہ لئے۔ پھر میں نے وہ ایک فرق چاول لئے اور انھیں بو دیا۔ اس سے اتنی پیداوار ہوئی کہ میں نے اس میں سے گائے بیل خریدے۔ پھر یوں ہوا کہ میرے پاس وہ شخص اپنی مزدوری لینے آیا۔ میں نے اسے کہا کہ ان گائے بیل کی طرف جاؤ اور ان کو ہانک کر لے جاؤ۔ یہ سن کر اس نے مجھ سے کہا۔ میرے تو تمہارے پاس صرف ایک فرق چاول تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ ان کی طرف جاؤ کیونکہ یہ ایک فرق چاول سے خرید کردہ ہیں۔ چنانچہ وہ ان کو ہانک کر لے گیا۔ پھر اس شخص نے کہا۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف سے کیا تھا اور اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے کہ میں نے یہ کام پورے اخلاص سے صرف تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا۔ تو اس مشکل سے جس میں ہم آ پڑے ہیں تو ہمیں نجات دلا۔"

اس پر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ بھاری پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن اتنا نہیں ہٹا کہ تینوں آدمی باہر آ سکتے۔ چنانچہ دوسرے شخص نے یوں دعا کی:۔

"اے اللہ! تیرے علم میں ہے کہ میرے بہت ہی بوڑھے ماں باپ تھے اور میں ہر رات ان کے لئے۔ اپنی بکریوں کا دودھ لایا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے ان کے پاس آنے میں دیر ہو گئی اور میں ایسے وقت میں ان کے پاس آیا کہ دونوں سو گئے تھے اور میری بیوی اور بچے بھوک سے چلا رہے تھے لیکن میرا یہ طریق تھا کہ جب تک میرے والدین دودھ نہ پی لیتے تھے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا۔ اس وقت میں نے پسند نہ کیا۔ کہ اپنے ماں باپ کو جگا دوں اور یہ بھی پسند نہ کیا کہ انہیں چھوڑ کر آ جاؤں کہ وہ اپنی جھونپڑی میں ہی پڑے دودھ پینے کا انتظار کرتے رہیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی بھی وقت جاگیں اور دودھ پینا چاہیں تو مجھے وہاں نہ پائیں۔ اس لئے میں ان کے پاس ہی رہا اور انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور میں اپنے بیوی بچوں کے پاس انھیں دودھ پلانے نہیں گیا۔ چونکہ میرے والدین نے ابھی دودھ نہیں پیا تھا۔ پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تیرے ہی خوف سے کیا تھا تو یہ مصیبت ہم سے دور فرما۔"

اس پر وہ پتھر ان کے اوپر سے اتنا ہٹ گیا کہ انھوں نے آسمان کو دیکھ لیا لیکن ابھی اتنا راستہ نہیں بنا تھا کہ تینوں اس غار سے باہر آ سکتے۔

چنانچہ تیسرے شخص نے یوں دعا کی:۔

"اے اللہ! تیرے علم میں ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو تمام لوگوں میں سے مجھے نہایت ہی پیاری لگتی تھی۔ اور یہ کہ میں نے اسے بدی کی ترغیب دی لیکن اس نے نہ مانا۔ پھر میں نے اسے ایک سو اشرفیاں لا کر دینے کا لالچ دیا۔ کہ وہ مجھے اپنے پاس آنے دے گی۔ چنانچہ میں نے بہت جستجو کے بعد ایک سو اشرفیاں حاصل کیں اور انھیں اس کے پاس لے آیا۔ اور اس کے حوالے کر دیں۔ اس پر اس نے مجھے اپنے پاس آنے دیا لیکن جب میں اس کے بہت قریب ہونے لگا تو وہ کہنے لگی۔ کہ اللہ کی ناراضگی سے ڈر اور اس عہد کو جائز طریق کے سوا مت توڑ۔ اس بات کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میں سنتے ہی فوراً کھڑا ہو گیا اور ایک سو دینار بھی اس کے پاس چھوڑ دیئے۔ اے اللہ! یہ اس لئے کیا کہ تیری رضا حاصل کروں۔ اور اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام واقعی تیرے ہی خوف کی وجہ سے کیا تھا تو اس مصیبت کو جس میں ہم یہاں پھنس گئے ہیں ہم سے دور کر۔" اس وقت وہ پتھر غار کے منہ سے اتنا ہٹ گیا کہ اللہ نے ان تینوں کی مصیبت کو دور کر دیا۔ اور وہ اللہ کا شکر کرتے ہوئے غار سے باہر نکل آئے۔

(۳)

فرمایا:۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ پھر وہ مسئلہ پوچھنے کے لئے نکلا اور ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھنے لگا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس کو بھی مار ڈالا اور پھر وہ کسی اور سے مسئلہ پوچھنے گیا تو ایک شخص نے اسے کہا۔ فلاں فلاں بستی میں جاؤ چنانچہ وہ شخص اس بستی کی طرف چلا لیکن راستے ہی میں اس کو موت نے آ لیا۔ اور مرتے وقت اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب اس کے متعلق رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ نے اس بستی کو وحی کی کہ اس کے قریب ہو جا اور اللہ نے اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا۔ دونوں بستیوں کے درمیان جو فاصلہ ہے اس کو ناپو۔ تو اس بستی کے جس کی طرف جانے کا قصد رکھتا تھا۔ ایک بالشت زیادہ قریب پایا گیا۔ اس لئے اللہ نے اس کو بخش دیا۔

(۴)

فرمایا:۔

ایک شخص نے کسی شخص سے اس کی زمین خریدی۔ جس شخص نے وہ زمین لی تھی۔ اس نے اس زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا۔ اس شخص نے جس شخص سے زمین خریدی تھی اسے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو کیونکہ میں نے تو صرف تمہاری زمین خریدی تھی اور تم سے سونا نہیں خریدا تھا۔ لیکن دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے تمہیں زمین بیچی ہے اور اس میں جو کچھ تھا وہ تمہارا ہے۔ لیکن زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریدنے والا مُصر رہا کہ نہیں چونکہ صرف زمین خریدی ہے اس لئے سونے پر اس کا کوئی حق نہیں۔ لیکن دوسرا شخص کہتا رہا۔ کہ چونکہ اس نے زمین بیچ دی ہے اس لئے اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بک گیا تھا۔ اس لئے اس سونے پر اس کا کوئی حق نہیں۔ آخر وہ دونوں ایک شخص کے پاس تصفیہ کے لئے گئے تو اس شخص نے جس کے پاس وہ جھگڑا نپٹانے کے لئے گئے تھے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ ہاں ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ تو اس تصفیہ کرانے والے شخص نے کہا کہ لڑکے کا اس لڑکی سے نکاح کردو اور اس سونے سے ان دونوں پر خرچ کرو اور صدقہ بھی دو۔

(۵)

تم سے جو پہلے تھے۔ ان کو صرف اسی بات نے ہلاک کر دیا کہ ان کی عادت تھی کہ جب ان میں کوئی بڑا چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر ان میں سے غریب چوری کرتا تو اس کے خلاف سزا کا فیصلہ کرتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ چوری کریگی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔

(۶)

ایک نبیؑ کا حال آپؐ نے سنایا جس کو اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے۔ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۷)

ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے خدام کو کہا کرتا تھا کہ جب تم کسی شخص کو تنگدست پاؤ تو اس سے درگذر کرو۔ شاید اللہ ہم سے بھی درگذر کرے۔ اور جب وہ شخص اللہ سے ملا۔ (وفات پاگیا) تو اللہ نے بھی اسی نیکی کی وجہ سے اس سے درگذر کی اور اسے بخش دیا۔

(۸)

ایک بار ایک عورت اپنے بیٹے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اتنے میں ایک سوار اس کے سامنے سے گذرا۔ وہ بولی اے اللہ! میرے بیٹے کو نہ مارنا جب تک کہ اس جیسا نہ ہو جائے۔ یہ سن کر وہ شیر خوار بچہ بولا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنائیو اور پھر پستان سے دودھ پینے لگ گیا۔

پھر وہاں سے ایک عورت کو لے کر گزرے جسے گھسیٹ کر لے جا رہے تھے اور اس سے ہنسی ٹھٹھول کر رہے تھے۔ اسے دیکھ کر بچے کو دودھ پلاتی ماں کہنے لگی۔ اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنائیو! لیکن وہ شیر خوار بچہ پھر بولا۔ اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا۔ پھر وہ شیر خوار بچہ کہنے لگا۔ کہ وہ جو سوار ہے وہ تو کافر ہے اور یہ جو عورت ہے اس کو کہہ رہے ہیں کہ وہ بُرے کام کرتی ہے لیکن وہ کہتی ہے کہ اللہ ہی مجھے جانتا ہے کہ میں پاکدامن ہوں اس طرح لوگ اس عورت کو کہتے ہیں کہ وہ چوری کرتی ہے لیکن وہ کہتی ہے کہ اللہ ہی مجھے جانتا ہے کہ میں نے ایسا فعل کبھی نہیں کیا۔

(۹)

ایک بار کوئی شخص ایک گائے کو ہانکے لئے جا رہا تھا۔ چلتے چلتے وہ شخص گائے پر سوار ہو گیا اور اس کو مارا۔ وہ گائے بولی۔ ہم اس غرض کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ ہم تو صرف کھیتی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لوگ سن کر کہنے لگے۔ سبحان اللہ! بھلا گائے بھی باتیں کرتی ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر یقین رکھتے ہیں۔ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔ اور ایک بار کوئی شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اتنے میں بھیڑیئے نے حملہ کیا اور ان میں سے ایک بکری لے گیا۔ وہ (مالک) اس بھیڑیئے کے پیچھے بھاگا۔ یہاں تک کہ اس نے اس بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ اتنے میں وہ بھیڑیا اس سے بولا۔ بھلا یہ بکری تو تم نے مجھ سے چھڑا لی ہے مگر اس زمانے میں اس کا کون نگران ہوگا۔ جبکہ میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگوں نے سن کر کہا۔ سبحان اللہ! بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے۔ اس پر آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکرؓ بھی اور عمرؓ بھی۔ اس وقت ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

(۱۰)

ایک بار ایک کتا ایک کنویں پر گھوم رہا تھا قریب تھا کہ پیاس اس کو مار ڈالے اتنے میں بنی اسرائیل کی کنجنیوں میں سے ایک کنجنی نے اسے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور کنوئیں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلایا۔ اس سبب سے خدا تعالیٰ نے اس عورت کو بخش دیا۔

(۱۱)

پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال دیا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے بیٹوں کو بلایا اور پوچھا۔ میں تمہارا کیسا باپ تھا۔ انھوں نے کہا کہ آپ بہت اچھے باپ تھے۔ تو اس نے کہا کہ میں نے تو کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ اس لئے جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا۔ پھر مجھے پیسنا اور کسی آندھی کے دن میرے ذرات کو بکھیر دینا۔

چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ عزّوجلّ نے اس کے ذرات کو اکٹھا کیا اور فرمایا تمہیں اس فعل پر کس نے آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا کہ تیرے ڈر نے۔ یہ جواب سن کر اللہ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔

(۱۲)

ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے سزا دی گئی۔ جس نے اس کو دیر تک قید کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ اور اس وجہ سے وہ دوزخ میں داخل ہوئی۔ نہ تو اس عورت نے بلی کو کچھ کھلایا اور نہ ہی اسے پانی پلایا۔ اور اس نے اس بلی کو روک رکھا۔ نہ اسے خود کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کچھ کھا لیتی۔

(۱۳)

لوگوں نے جو پہلے انبیاء کے کلام سے یاد رکھا ہے۔ اس میں سے یہ بھی ہے کہ جب تو شرم نہ کرے تو پھر تو جو چاہے کر۔

(۱۴)

ایک شخص تکبّر سے اپنے تہبند کو گھسیٹتے چلا آ رہا تھا کہ اتنے میں اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اور اب وہ قیامت کے دن تک زمین میں لڑکھڑاتا چلا جا رہا ہے۔

(۱۵)

تم لوگوں کو معدنیات کی کانوں کی طرح ہی پاتے ہو۔ زمانہ جاہلیت میں جو ان میں سے اچھے تھے وہ دین میں اچھے ہیں۔ بشرطیکہ وہ دین کو اچھی طرح سمجھیں اور لوگوں میں سے سب سے بہتر حکومت کے لئے تم اس شخص کو پاؤ گے جو لوگوں میں سے حکومت اور سرداری کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں آ پڑے اور لوگوں میں بدترین تم اس دورُخے شخص کو پاؤ گے جو کبھی لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور کبھی ان کے پاس ایک اور منہ لے کر۔

(۱۶)

یہ بھی نہایت ہی بڑا بہتان ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہو جبکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے یا اپنی آنکھ کو وہ کچھ دکھلائے۔ جو اس نے نہیں دیکھا۔ یا اس قوم کی طرف منسوب ہو جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر افترا کرے ایسی بات کا جو آپؐ نے نہیں کہی۔

(۱۷)

وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کرے۔

(۱۸)

میرے نام پر نام رکھو۔ مگر میری کنیت (ابوالقاسم) پر کنیت نہ رکھو۔

(۱۹)

مجھے بنی آدم کی بہترین صدیوں میں نسلاً بعد نسل مبعوث کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں ہوں جس میں کہ میں نے ہونا تھا۔

(۲۰)

تم میں سے بہتر وہی ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔

(۲۱)

آپؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) جمعہ کے دن کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر لوگوں سے خطاب کیا کرتے تھے۔ جب آپؐ نے منبر بنوایا اور جمعہ کے دن اس منبر پر گئے تو اس درخت کے تنے نے اپنے درد اور شوق کا اظہار کیا تو آپؐ اس کے پاس آئے۔ اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ یہی بات دوسری جگہ اس طرح بیان ہوئی ہے کہ جب آپؐ منبر پر گئے تو وہ کھجور کا درخت بچے کے رونے کی طرح چلانے لگا۔ پھر آپؐ منبر سے نیچے اترے اور اس کو اپنے گلے لگایا۔ اور درخت اس بچے کے روتے کی طرح رو رہا تھا۔ جس کو چپ کرایا جاتا ہے۔ تیسری روایت اس ضمن میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ جب آپؐ ابھی منبر پر تھے۔ تو لوگوں نے اس درخت کے تنے کی آواز سُنی۔ ایسی کہ دس مہینے کی گابھن اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ پھر آپؐ اس تنے کے پاس آئے۔ اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ چپ ہو گیا۔

(۲۲)

یہود تم سے لڑیں گے۔ تمہیں ان پر

اللہ بہت برکت دیگا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غالب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ پتھر کہے گا۔ اے مسلمان! یہ یہودی ہے میرے پیچھے اس کو مار ڈالو۔

(۲۳)

جب کسریٰ مر جائے گا۔ تو پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور جب قیصر مر جائے گا۔ تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم ضرور ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(۲۴)

گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے اور قیامت تک رہیگی نیز فرمایا کہ گھوڑے تین شخصوں کے لئے ہیں ایک شخص کے لئے ثواب کا موجب ہیں اور ایک شخص کے لئے پردہ پوشی کا موجب ہیں اور ایک شخص کے لئے وبال ہوتے ہیں۔

جس شخص کے لئے گھوڑے ثواب کا موجب ہیں۔ وہ وہ شخص ہے جس نے ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھ رکھا اور اس نے ان کی رسی مرغزار یا باغیچہ میں لمبی رکھی اور وہ جہاں تک رسی کی لمبائی ہے۔ مرغزار یا باغیچہ میں سے چریں تو اس قدر اس کے لئے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر انھوں نے رسی توڑ ڈالی اور ایک یا دو میل چلے گئے۔ تو ان کے دور جانے میں بھی ان کے لئے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر وہ کسی ندی پر سے گزریں اور پانی پی لیں اور وہ ان کو پانی پلانا نہ چاہتا ہو تو ان کا پانی پینا بھی اس کے لئے نیکی کا موجب ہوگا۔

اور ایک شخص وہ ہے جس نے گھوڑوں کو اس لئے باندھا کہ وہ سواری کی ضرورت کے وقت دوسروں کا محتاج نہ ہو اور وہ اس کے لئے بچاؤ کا سبب ہوں اور مانگنے کی ضرورت نہ رہے۔ وہ اللہ کا حق بھی نہ بھولا۔ جو ان کی گردنوں اور ان کی پیٹھوں میں ہے تو وہ اس کے لئے بھی اسی طرح پردہ پوشی کا موجب ہونگے

اور ایک وہ شخص ہے جس نے ان کو فخر اور ریاء کے لئے اور اہل حق کی دشمنی کی غرض سے باندھ رکھا تو وہ اس کے لئے وبال ہی ہوں گے۔

(۲۵)

اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا کو پسند کرے یا اس نعمت کو پسند کرے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور تمام لوگوں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے بلحاظ اپنی محبت اور بلحاظ مال خرچ کرنے کے ابوبکرؓ ہیں۔ اور اگر میں نے کسی کو اپنے رب کے سوا جانی دوست بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔

(۲۶)

آپؐ اُحد پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ۔ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے تو وہ ہلنے لگا۔ (شاید اس پر اپنا پاؤں بھی مارا) آپ نے فرمایا۔ اُحد ٹھہر جا! کیونکہ تم پر اور کوئی نہیں صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(۲۷)

جس نے ظلم سے زمین کا ایک بالشت بھی لیا اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

(۲۸)

سورج اور چاند کو کسی کی موت سے گرہن نہیں لگتا اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے بلکہ وہ اللہ کی قدرت کے نمونوں میں سے دو نمونے ہیں۔ اس لئے جب تم ان کا گرہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار ۲۶ اپریل کو وقف عارضی کے سلسلہ میں بیرون پاکستان روانہ ہو رہا ہے تین ماہ لندن میں قیام کا ارادہ ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے

(محمد رفیع ناصر۔ ناصر دواخانہ ربوہ

• خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن مورخہ ۲۶ مارچ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے طفیل کامیاب ہوا۔ الحمد للہ۔ آنکھ میں کچھ درد ہوتی ہے اور پانی بہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی بخیریت نائیجیریا واپسی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(عبدالقدیر کوکب صدر انجمن احمدیہ گرلز سکول اگبا گی نائیجیریا۔)

• میرے بہنوئی مکرم عبدالرزاق صاحب فیصل آباد میں بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں۔

(شیخ محمد اسلم۔ انارکلی لاہور)

دعائے مغفرت

• خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ میر محمد اسحٰق صاحب آف حلقہ (گلشن پارک) گنج مغلپورہ لاہور مورخہ ۱۰ مارچ رات گیارہ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ بڑی سادہ طبیعت ملنسار اور پرہیزگار تھیں بڑی دعا گو اور متوکل علی اللہ تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بڑی محبت تھی سلسلہ کی ہر تحریک پر اپنی استطاعت کے مطابق خود بھی عمل کرتی اور ہمیں بھی بڑے اچھے پیرائے میں سمجھا کر عمل کراتی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ جلسہ سالانہ پر جاتیں تو جلسہ کے جملہ پروگراموں کو بڑے غور سے سنتیں پھر واپس آکر ہم سب کو جلسہ کے بارہ میں بڑے اچھے طریق سے سمجھاتیں۔

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں باقاعدگی سے دعائیہ خطوط لکھتیں۔ خاکسار ان سطور کے ساتھ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری پیاری والدہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(ظفر احمد میر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور)

• مکرم و محترم مولوی امام الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھابھڑہ ضلع کوٹلی مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۴ء بعمر ہفتہ بقضاء الٰہی اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولوی صاحب مرحوم بہت سی صفات حسنہ کے مالک تھے۔ بہت ہی شریف طبع اور نیک تہجد گذار احمدیت کے شیدائی تھے۔ جب تک صحت نے اجازت دی نماز باجماعت ادا کرتے رہے اور جماعت کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہے۔ مرحوم موصی تھے بعض وجوہات کی بناء پر انہیں مقامی قبرستان ہی میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحمید مبشر خلیل آباد کاونی۔ کوٹلی)

• خاکسار کی ہمشیرہ صادقہ نصرت بنت ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ایک طویل عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۸/۳/۸۴ صبح ۲/۴ بجے وفات پا کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کی عمر ۳۰ سال تھی۔ مرحومہ کے تین بچے ہیں۔ لڑکا جس کی عمر پانچ سال ہے ایک بچی تین سال کی اور چھوٹی بچی آٹھ ماہ کی ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے بچوں کی اپنے فضل سے کفالت فرمائے صادقہ نصرت نماز کی اتنی پابند تھیں کہ نماز پڑھتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کی۔

(محمد نصر اللہ ناصر چک ۱۹۴ R.B لائلپور)

وقف عارضی کے سال رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے

امرائے کرام و مربیان سلسلہ گذشتہ سہ ماہی کی کمی کو جلد پورا کرنے کی کوشش فرمائیں

مشاورت کے موقعہ پر تمام امرائے اضلاع صاحبان کی خدمت میں ان کے ضلع سے آمدہ فارم واقفین و واقفات عارضی کا سہ ماہی گوشوارہ (از یکم جنوری تا ۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء) پیش کیا گیا تھا۔ اپریل ۱۹۸۴ء سے سال رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے تمام امرائے اضلاع اور مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ اگر ان کے ضلع سے پہلی سہ ماہی میں آمدہ فارموں کی تعداد ان کے مقررہ سالانہ کوٹہ سے نسبتاً کم ہو تو براہ کرم اس کمی کو جلد اگلی سہ ماہی میں پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں بہت برکت ڈالے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے گذشتہ کمی کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۸۴ء میں وعدہ جات تحریک جدید لاکھوں سے کروڑوں میں

امام کی خواہش اور مجالس انصار اللہ کا فرض

"گذشتہ سال اندرون اور بیرون کے وعدہ جات کی کل مقدار ۳۲ لاکھ روپے تھی اور یہ جو سال گذرا ہے اس میں یہ تعداد بڑھ کر ۸۳ لاکھ تک پہنچ گئی۔ گویا خدا کے فضل سے ایک ہی سال میں ۵۱ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ صرف تحریک جدید میں۔ اور ایک قدم اور تو آپ اگلے سال ایک کروڑ سے اوپر نکل جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک نیا سنگ میل جماعت کی تاریخ میں رکھا جائے گا کہ ۱۹۸۴ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تحریک جدید کا وعدہ پہلی مرتبہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں داخل ہو گیا۔ تو اس کے لئے انصار کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے..... تو خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں کہ دفتر دوم کے معیار قربانی کو بڑھائیں۔ کیونکہ اب تعداد تو آپ نہیں بڑھا سکتے غالباً دفتر دوم بند ہو چکا ہے۔ تعداد کے اعتبار سے لیکن ایک پہلو ابھی باقی ہے۔ دفتر دوم میں جو لوگ وفات پا گئے تھے اُن کے نام اگر آپ زندہ رکھنا چاہیں اُن کے ورثاء۔ اُن کے اقربین۔ ان سے محبت کرنے والے۔ تو وہ اس طرح تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں۔"

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۳ء)
(قیادت تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ایک بے نظیر انقلاب

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک خاص فنا فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا ص۱۱)

ضروری ہدایت برائے تفصیلات چندہ وقف جدید

جملہ امراء صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ چندہ وقف جدید بھجواتے وقت اس امر کا خیال رکھا کریں کہ "دفتر اطفال" کی وصولی کو بالغان میں مدغم نہ کیا جائے بلکہ رقوم اور تفصیل ہر دو کو علیحدہ علیحدہ بھجوایا کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانی ہے

شادی و شکرانہ فنڈ اور عہدیداران کا فرض

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت سے قبل ہر شخص بیاہ شادی کی رسم و رسوم میں جکڑا ہوا تھا۔ لوگ ان رسموں میں ناجائز طور روپیہ خرچ کر کے تباہ و برباد ہوتے تھے۔ جہاں حضور کے اور بے شمار احسانات ہیں وہاں آپ نے ان رسوم سے آزاد فرما کر بھی جماعت پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اس احسان کے شکریہ کے طور پر مناسب ہے کہ احباب جماعت بیاہ شادی، خوشی کی تقاریب پر شادی و شکرانہ فنڈ کی مد میں بھی حسب توفیق چندہ ادا کیا کریں۔ اس ذریعہ سے سلسلہ کی بہت بڑی خدمت ہو سکتی ہے۔

اس فنڈ کی رقوم کئی ایک تقاریب پر ادا کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً نکاح، بچہ کی پیدائش پر۔ امتحان میں کامیابی پر۔ ملازمت یا کوئی دوسرا روزگار ملنے پر انعام یا ترقی ملنے پر اور تجارت میں غیر معمولی نفع حاصل ہونے پر وغیرہ وغیرہ۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے مواقع اور تقاریب پر احباب سے حسب توفیق چندہ وصول کر کے مرکز میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ بمد "شادی و شکرانہ فنڈ" جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

الفضل ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء میں ضروری اطلاع کے ماتحت ایک فہرست شائع کی گئی تھی جن میں ان دوستوں کے نام درج ہیں۔ جن کے عطیہ جات منسوخ ہو چکے ہیں اس فہرست کے بارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ اگر فہرست میں مذکور دوست یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے ورثاء میں سے کوئی پڑھے تو وہ اپنے مکمل ایڈریس سے مطلع فرما دیں یا اگر کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

اس اعلان کے بعد صرف نو (۹) احباب نے درخواستیں دیں اور پتہ جات تحریر کئے ان کے متعلق مناسب کارروائی کی جا رہی ہے باقی جن احباب نے یا ان کے ورثاء نے جواب نہیں دیا ان کے نام دوبارہ الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ براہ مہربانی متعلقہ احباب دفتر کمیٹی آبادی کو اپنے پتہ جات لکھ کر رابطہ قائم کریں تاکہ ان کے منسوخ شدہ عطیہ جات کے بارہ میں مناسب غور کر کے کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

۱۔ زینب بی بی صاحبہ شکار پوری نزد احمدیہ بلڈنگ لاہور
۲۔ دولت بی بی صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب
۳۔ احمد خاں صاحب خادم لاہور
۴۔ نعمت اللہ خاں صاحب (فوت شدہ)
۵۔ سید صادق علی صاحب پنشنر مہمان خانہ ربوہ
۶۔ چوہدری امام الدین صاحب بھیروی محکمہ زراعتی کالج ورکشاپ فیصل آباد۔
۷۔ صادقہ خاتون صاحبہ بیوہ قاضی عبدالرزاق صاحب لس بیلہ۔
۸۔ ربیعہ خانم صاحبہ زوجہ ہدایت اللہ صاحب چنیوٹ
۹۔ روشن بی بی صاحبہ بیوہ ولی محمد صاحب ہرنام سٹریٹ لاہور۔
۱۰۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب آف بمبئی۔ (فوت شدہ)
۱۱۔ عبدالرحمٰن صاحب آف ننگل
۱۲۔ حسن رہتاسی صاحب (فوت شدہ)
۱۳۔ حکیم عبدالرحیم صاحب مہاجر کوہاٹ (" ")
۱۴۔ حکیم عبدالرحیم صاحب
۱۵۔ مائی راجو صاحبہ بیوہ محبوب الٰہی صاحب رتن باغ لاہور (فوت شدہ)
۱۶۔ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ لاہور
۱۷۔ فخر النساء صاحبہ و ہمشیرہ خواجہ محمد اسماعیل صاحب معرفت پیر منظور محمد صاحب
۱۸۔ مائی رحیم بی بی صاحبہ (فوت شدہ)
۱۹۔ مائی سعیدہ بی بی صاحبہ (" ")
۲۰۔ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی۔
۲۱۔ احمد بی بی صاحبہ ملازمہ میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔
۲۲۔ سائرہ صاحبہ زوجہ محمد خاں صاحب محلہ ناصر آباد۔
۲۳۔ محمد دین صاحب ولد غلام نبی صاحب
۲۴۔ رحمت علی صاحب
۲۵۔ امۃ الرشید بیگم صاحبہ والدہ بشارت احمد صاحب رام گڑھ لاہور۔
۲۶۔ خدا بخش صاحب منڈی مریدکے
۲۷۔ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد حسین صاحب
۲۸۔ عبدالمجید صاحب چنیوٹ (فوت شدہ)
۲۹۔ میاں امام الدین صاحب پاکپتن (")
۳۰۔ اہلیہ صاحبہ حافظ غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس (فوت شدہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست معطی حضرات

برائے گیسٹ ہاؤس انصار اللہ (نیا بلاک)

-- قسط نمبر ۱۳ --

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے نئے بلاک کے لئے مبلغ تین سو یا اس سے زائد رقوم ادا کرنے والے معطی حضرات کی قسط نمبر ۱۳ ذیل میں شائع کی جارہی ہے اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے اموال و نفوس میں برکت بخشے اور ہر آن اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مہمانانِ کرام کے قیام میں سہولت کے لئے یہ تعاون قابلِ قدر ہے۔ نئے بلاک کی مزید توسیع انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

		روپے
۱	مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ولد چوہدری غلام علی صاحب کھروالیاں وٹیاں ضلع سیالکوٹ	۳۰۰
۲	" اراکین مجلس انصار اللہ ۹۶ گ ب مریح ضلع فیصل آباد	۳۷۰
۳	" سید اعجاز مبارک منیر صاحب ۶/۱۲۰ ضلع سیاہی وال	۳۰۰
۴	اراکین مجلس انصار اللہ " " "	۱۰۶۵
۵	" محمد اظہر صاحب ورک بھاگووال ضلع سیالکوٹ	۳۰۰
۶	" میاں بہادر دین صاحب مرحوم آف پشاور منجانب رشیدہ فہمیدہ وحید واہ کینٹ	۳۰۰
۷	" جمیل احمد صاحب طاہر سیکرٹری مال احمد نگر ضلع جھنگ	۳۱۳
۸	" چوہدری عبدالسلام صاحب ولد " بشیر احمد صاحب مرحوم " "	۳۰۰
۹	طارق احمد، منصور احمد، اعجاز احمد، جرار خالد صاحب منجانب دادا محمد فقیر اللہ صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۳۱۳
۱۰	" سراج الحق صاحب مرحوم ابن چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب واشنگٹن امریکہ	۳۰۰
۱۱	مکرمہ طاہرہ سلیمان صاحبہ واشنگٹن امریکہ	۳۰۰
۱۲	مکرم حاجی مرزا نذیر حسین صاحب ریٹائرڈ ٹیچر قادیان ابن مرزا محمد حسین صاحب مرحوم عقبے دارالصدر شمالی ربوہ	۳۰۰
۱۳	" میاں محمد یعقوب صاحب زعیم انصار اللہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	۳۱۳
۱۴	محمد ارشد صاحب ولد سکندر خان صاحب گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ	۳۱۳
۱۵	" میاں محمد یوسف صاحب نمبردار ۵۸/۳ ٹکڑہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۱۳
۱۶	بشارت احمد صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ۲۱۹/ر گڈ انگھ والا ضلع فیصل آباد	۴۰۰
۱۷	" چوہدری منظور احمد صاحب چھوکر خورد۔ ضلع گجرات	۳۰۰
۱۸	" غلام رسول صاحب ۵۵/ر برج فیصل آباد	۳۰۰
۱۹	" والدہ صاحبہ میاں عبدالرحمٰن صاحب ۲۲/۷۵ ضلع شیخوپورہ	۳۳۵
۲۰	" چوہدری فتح محمد صاحب منجانب پسر " محمد حسین صاحب ۹۶/ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۷۴
۲۱	مکرمہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب چک ۹۶/ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۱۳
۲۲	" جیوال بی بی اہلیہ ثانی " " "	۳۱۳
۲۳	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دارالصدر ربوہ	۳۱۳
۲۴	" سردار رفیق احمد صاحب ۱۸/۶ " شمالی ربوہ	۳۰۰
۲۵	" میاں گل محمد صاحب گوندل میانہ گوندل حال دارالصدر شمالی ربوہ	۳۰۰
۲۶	" کریم بخش صاحب ولد تبی بخش صاحب مرحوم سرمند شریف منجانب پسر مشتاق احمد گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰
۲۷	" مشتاق احمد صاحب ولد کریم بخش صاحب مرحوم و اہلیہ نسیم اختر صاحبہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰
۲۸	" ماسٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	۳۱۳
۲۹	" چوہدری محمد خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰
۳۰	مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب واشنگٹن امریکہ	۳۰۰
۳۱	" امۃ الحفیظ صاحبہ بنت حافظ عبدالسلام دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰
۳۲	مکرم حافظ عبدالسلام صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰
۳۳	" چوہدری مختار احمد صاحب پٹواری ولد " غلام حیدر صاحب ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ	۳۰۰
۳۴	" چوہدری محمد عالم صاحب مرحوم منجانب پسر " مختار احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۳۰۰
۳۵	" سلیم الدین احمد صاحب ولد ہاشم الدین احمد صاحب مرحوم دارالیمن غربی ربوہ	۵۰۱
۳۶	" چوہدری محمد رفیق صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ	۳۰۰
۳۷	" " محمد خان صاحب گوندل گول بازار ربوہ	۳۰۰
۳۸	" مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل سیکھوانی کوارٹر نمبر ۶۸ دارالصدر شرقی ربوہ	۳۰۰
۳۹	" چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم منجانب پسر سمیع اللہ صاحب سیال قائد ایثار ربوہ	۳۰۰
۴۰	" مبشر احمد صاحب ولد ماسٹر عبدالرزاق صاحب چک سکندر ضلع گجرات	۳۰۰
۴۱	" مرزا اللہ بخش صاحب منجانب پسر مرزا اعجاز احمد صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰
۴۲	" ظفر علی صاحب چندھڑ " "	۳۰۰
۴۳	" ملک محمد یوسف صاحب سیالکوٹ شہر	۳۰۰
۴۴	" " خدا بخش صاحب مرحوم منجانب پسر ملک محمد یوسف صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰۰
۴۵	مکرمہ حسین بی بی صاحبہ مرحومہ " " "	۵۰۰
۴۶	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اٹھوال ۲۸۷/ج ب پلاسور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۱۳
۴۷	" محمد علی صاحب ولد عزیز الدین صاحب نئی نہر روڈ ضلع تھرپارکر	۳۰۰
۴۸	" عبدالحمید صاحب بٹ کنڈیارو ضلع نواب شاہ	۳۰۰
۴۹	" بشیر احمد صاحب بٹ " " "	۳۰۰
۵۰	" عبدالحمید صاحب کمیشن ایجنٹ محراب پور ضلع نواب شاہ	۳۰۰

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید

۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو یوم تحریک جدید منانے کو کہا گیا تھا۔ امید ہے تمام جماعتوں میں اس پر عمل ہوا ہوگا۔ براہ کرم جلد از جلد دفتر ہذا کو یوم تحریک جدید کے نتائج سے آگاہ کریں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں!

"بیوت الحمد" کی تحریک کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔
"اگر زیادہ کثرت کے ساتھ دوست شامل ہونا چاہتے ہوں تو ضرور شامل ہوں کیونکہ یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے جو لوگ بھی ان مکانوں میں رہیں گے خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ ان کی دعائیں پہنچتی رہیں گی۔ اس لئے اس تحریک میں کم سے کم روپیہ کے لئے میں کوئی حد مقرر نہیں کرتا۔ اگر کوئی دوست چار آنے دے کر بھی اس میں شامل ہونا چاہے تو سیکرٹریان مال اس کے چار آنے بھی قبول کر لیں۔ جو بھی کوئی دے سکتا ہے وہ قبول کر لیا جائے۔ تاکہ لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں۔"

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچ گئی!!!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

امام ہمام ایدہ اللہ نے الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک بڑھا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداران کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت الفضل سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں

(مینیجر الفضل)

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر والہانہ لبیک

مکرم ملک وسیم احمد صاحب	علامہ اقبال ٹاؤن	لاہور	۱۰۰۱ —	روپے
" عبدالسمیع صاحب	"	"	۱۵۰۰ —	"
" ڈاکٹر شیخ عبدالرحیم صاحب	گارڈن ٹاؤن	"	۴۰۰۰ —	"
محترمہ بیگم صاحبہ	"	"	۱۰۰۰ —	"
مکرم چوہدری محمد امین صاحب	گلبرگ	"	۱۱۰۰ —	"
" صداقت علی صاحب	"	"	۱۲۰۰ —	"
" راجہ غالب احمد صاحب	"	"	۱۰۰۰ —	"
" حبیب اللہ صاحب گورایہ	گلشن راوی	"	۱۱۱۱ —	"
" ملک حامد علی صاحب	"	"	۱۵۰۰ —	"
" شیخ عبدالقادر صاحب	"	"	۱۰۰۰ —	"
مکرمہ ساری بخاری صاحبہ	"	"	۱۰۰۰ —	"
مکرم شیخ مظفر احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن	"	۱۰۰۰ —	"
" مرزا مبشر احمد صاحب	"	"	۱۱۰۰ —	"
" " رشید احمد صاحب	"	"	۱۱۰۰ —	"
" " شکیل احمد صاحب	"	"	۱۱۰۰ —	"
" یو۔ اے مخدوم صاحب	"	"	۱۰۰۰ —	"
" شیخ امیر احمد صاحب	مصطفےٰ آباد	"	۱۰۰۰ —	"
" چوہدری مبارک احمد رشید صاحب	مغل پورہ	"	۱۰۰۰ —	"
" مقبول احمد ناصر صاحب	نیلا گنبد	"	۱۰۰۰ —	"
" محمد صادق صدیقی صاحب	وحدت کالونی	"	۱۰۰۰ —	"
" چوہدری خالد ضیاء صاحب	"	"	۱۰۰۰ —	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مطالبات تحریک جدید

سادہ زندگی بسر کریں۔
نوجوان خدمتِ دین کے لیے زندگیاں وقف کریں۔
رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔
پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے پیش کریں۔
اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی مل سکے کر لیں۔
مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔
قومی دیانت کا قیام کریں۔
عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
اپنی اولاد کو دین کے لیے وقف کریں۔

اراکین انصار اللہ

ان مطالبات پر عمل پیرا ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی عمل کرنے کی تلقین کریں۔

(قیادت تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کا فیصلہ تین منصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ ..... ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ مسخ
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم "نظام جان"
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸